REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶

شمارہ ۱۴

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:-
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ : ۱۵ روپے
ششماہی : ۸ روپے
ممالک غیر : ۳۰ روپے
فی پرچہ : ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian Pin- 143516.

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۷ ہجری — ۷ شہادت ۱۳۵۶ ہش — ۷ اپریل ۱۹۷۷ ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے موصولہ مورخہ ۲۶ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ کل حضور نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ البتہ طبیعت میں ضعف محسوس فرما رہے تھے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو شدید بے چینی اور ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۷ شہادت (اپریل) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ:

افسوس محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

جنازہ قادیان لایا گیا اور بعد نمازہ جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی!

قادیان ۲ شہادت (اپریل) یہ خبر خاص افسوس اور رنج کے ساتھ سُنی جائے گی کہ محترم سید اختر احمد صاحب اختر اورینوی (ڈی لٹ) لمبی علالت کے بعد ۳۱ مارچ دو بجے رات اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ اُسی روز بعد دوپہر قادیان میں بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی۔ آل انڈیا ریڈیو پٹنہ سے دو تین مرتبہ وفات کا اعلان ہُوا۔ چونکہ مرحوم اپنی ملازمت اور ادبی خدمات کے سلسلہ میں پٹنہ یونیورسٹی سے متعلق رہے اس لئے آپ کی وفات پر اظہارِ افسوس کے طور پر اس روز یونیورسٹی اور کالج بند کر دیئے گئے۔

مرحوم کا تابوت آپ کے چھوٹے بھائی محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی۔ جی۔ بہار، پٹنہ سے بذریعہ ٹرین امرتسر لائے۔ جنازہ کے ساتھ مرحوم کے بھتیجے دہلی سے عزیز سید محمود احمد صاحب نیز عزیز سید مبارک احمد صاحب پہلے ہی قادیان میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ مرحوم کے تین دوست شری رشی کمار جسوال انسپکٹر انتخار حسین صدیقی اور ثناء اللہ صاحب آئے ___ امرتسر ریلوے سٹیشن پر جناب راج دیو سنگھ صاحب آئی۔ جی ریلوے پروٹکشن فورس دہلی۔ مسٹر معراج خان صاحب ایس پی سیکورٹی آفیسر ریلوے پروٹکشن فورس فیروز پور۔ ڈی۔ ایس۔ پی و دیگر پولیس آفیسرز نے استقبال کیا اور امرتسر سے قادیان تک ساتھ آئے۔ اور نمازِ جنازہ و تدفین میں شرکت کی۔ مقامی طور پر محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ اور بہت سے غیر مسلم معززین شہر بھی اس موقعہ پر اظہارِ تعزیت کے طور پر تشریف لائے۔

مرحوم کا جنازہ پولیس وین میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ امرتسر سے قادیان ایک بجے کے قریب لایا گیا۔ نمازِ ظہر میں ہی اعلان کر دیا گیا کہ نمازِ جنازہ، سوا پانچ بجے جنازہ گاہ میں ہوگی۔ چنانچہ اُس وقت تک تابوت مہمان خانہ میں رکھا گیا۔ وقت مقررہ پر مقامی احباب جماعت اور دیگر غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی کثیر تعداد جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے مہمان خانہ سے جنازہ گاہ تک لے گئے۔ جہاں صفوں کی درستی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۸ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی کثیر التعداد حاضرین سمیت آخری دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَارْفَعْ دَرَجَاتِہٖ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْم ___!

مرحوم کی وفات کی اطلاع ملنے پر مرحوم کے برادرِ نسبتی مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب بھی قادیان پہنچ گئے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر سید نعیم احمد صاحب ابن مکرم سید فضل احمد صاحب بھی کینڈا سے پٹنہ پہنچ گئے ہیں۔

مرحوم پروفیسر سید اختر احمد صاحب اختر اورینوی (ڈی لٹ) حضرت مولوی سید وزارت حسین صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے بڑے صاحبزادے اور جماعت کے نامور مخلص وجود اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقبول دعاؤں کے زندہ نشان تھے۔ اُردو ادب میں نہایت ہی اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ ہندوستان بھر میں جیّد عالم مانے جاتے تھے۔ صفِ اوّل کے ادیب۔ نثر نگار۔ نقّاد اور صاحبِ سخن بھی تھے۔ آپ نے بیس سے زائد بلند پایہ علمی کتب لکھیں۔ جن میں مختصر افسانے۔ تنقید۔ شاعری کا مجموعہ اور ادب لطیف شامل ہے۔ آپ کی تصنیفات کا بڑا حصہ آنرز اور ایم اے کے نصاب میں شامل ہے جیّد عالم اور مصنف ہونے کے علاوہ آپ سحور کُن فصیح البیان مقرر بھی تھے۔ اپنے مافی الضمیر کو بہترین پیرائے میں بلاجھجک بیان کرنے میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ ہندوستان کے مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں خواہ جماعتی ہوں یا غیر احمدیوں کی طرف سے منعقد کئے گئے ہوں ہمیشہ اسی موضوع پر اظہارِ خیال کو ترجیح دیتے اور بُلانے والے بھی آپ کو اسی خصوصیت سے بلایا کرتے ___ جب تک صحت رہی۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر اکثر اسلام اور اقتصادیات کے موضوع پر تقریر کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی کا بیٹا ہونے اور انہیں کی پاک صحبت سے تربیت پانے کے سبب آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ نہایت درجہ روحانی تعلق تھا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے بے انتہا محبت بلکہ والہانہ عشق تھا۔ اپنی تعلیم کے دوران ۱۹۳۲ء میں آپ کو سِل کے مرض کا حملہ ہُوا۔ ڈیڑھ سال اٹکی سینیٹوریم میں داخل رہے۔ چونکہ اُس وقت اس مرض کا کوئی معیّن علاج دریافت نہیں ہُوا تھا۔ لیکن سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معجزانہ دعا سے آپ اس مرض سے نہ صرف شفایاب ہو گئے۔ بلکہ اس کے بعد آپ کو ایک لمبا عرصہ تک ملت اور جماعت کی نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (آگے صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمایئے!)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان (پن: ۱۴۳۵۱۶) میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۷ شہادت ۱۳۵۶ ہش

بائبل اور قرآن پڑھنے والوں کی قلت اور کثرت

ایک حقیقت افروز موازنہ

برطانیہ کے ایک مشہور اخبار کیتھولک ہیرلڈ مجریہ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۶ء میں شائع شدہ بائبل سوسائٹی کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں مقدس بائبل کا روزانہ مطالعہ کرنے والوں کی تعداد صرف ۴ فیصد ہے۔ جبکہ ۸ فیصد ہفتہ وار اور ۸ فیصد ماہوار مطالعہ کرتے ہیں۔ اس سروے میں اس امر کا بھی انکشاف ہوا ہے کہ سوائے تیس فیصد گھرانوں کے بقیہ گھروں میں قریباً سارا سال ہی بائبل ایک بند کتاب کی طرح پائی گئی۔ (یعنی اس کا مطالعہ نہیں کیا گیا۔ (بدر)) اور بائبل رکھنے والے گھرانوں کے بارہ میں یہ صورت حال بھی سامنے آئی ہے کہ ۱۶ سال سے بڑی عمر کے ۷۷ فیصد افراد ایسے ہیں جن کو یہ بائبل تحفۃً ملی۔ اور اس کا تجزیہ بھی کچھ اس طرح پر ہے کہ ۵۰ فیصد کو رشتہ داروں نے تحفۃً دی اور ۲۱ فیصد کو مختلف اداروں اور انجمنوں کی طرف سے مفت تقسیم ہوئی۔ (جس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف ۵ فیصد افراد نے ذاتی شوق سے بائبل خریدی۔ بدر)

سروے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں ۱۶ سے ۳۴ سال کے نوجوان اپنی بائبل سستی ناولوں کے عوض بدل چکے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں ۱۶ سے ۳۴ سال کی عمر کے افراد میں ۸۰ فیصد کے پاس بائبل تھی لیکن اسی سال ان میں پانچ فیصد کی کمی ہو گئی۔ اس کے بالمقابل سستی ناولوں اور دوسری کتابوں کے رکھنے والے افراد ۷۶ فیصد سے بڑھ کر ۸۱ فیصد ہو گئے۔ برطانیہ میں (عمر کے لحاظ سے) ۱۶ سال سے بڑی عمر کے ۷۰ فیصد افراد ایسے ہیں جنہوں نے گزشتہ سال بائبل پڑھنے کا اظہار کیا۔ بائبل کا نسبتاً زیادہ تعداد میں مطالعہ کرنے والوں میں وہ ہیں جو ۳۵ سال سے زائد عمر کے لوگ ہیں۔ پھر ۵۵ سال سے زائد عمر افراد میں سے ۸۷ فیصد افراد ایسے ہیں جو ایک بائبل رکھتے ہیں۔"

(بحوالہ احمدیہ بلیٹن لندن بابت ماہ مارچ ۱۹۷۷ء)

بائبل کے بارہ میں یہ اس ملک کے سروے کی رپورٹ ہے جہاں کی اکثر آبادی عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ اور اس ملک کا سرکاری مذہب بھی عیسائیت ہی ہے! مگر اس کے مسیحی باشندوں کی اپنی مذہبی کتاب سے بے اعتنائی ظاہر و باہر ہے!! دراں حالیکہ اس ملک میں اس کتاب کے ساتھ دلچسپی اور لگاؤ پیدا کرنے کے وہ تمام اندرونی و بیرونی وسائل میسر ہیں جو عمومی طور پر عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔ ان سب موافقانہ حالات کے میسر آ سکنے کے باوجود وہاں کی آبادی کا روز بروز اپنی مذہبی کتاب سے دلچسپی نہ لینے کا رجحان زیادہ سے زیادہ ہوتے چلے جانا نہایت درجہ سبق آموز ہونے کے ساتھ ساتھ سنجیدہ طبائع کے لئے لمحہ فکریہ کا رنگ بھی رکھتا ہے!!

قبل اس کے کہ ہم بائبل کے مقابل پر قرآن کریم کے بکثرت مطالعہ کرنے اور گھروں میں دلچسپی اور اشتیاق کے ساتھ پڑھے جانے کی تفصیل مع مدلل وجوہ بیان کریں۔ بڑی متانت اور سنجیدگی سے اس امر کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ آخر وہ کونسی وجوہات یا عوامل ہیں جن کے سبب برطانوی مسیحی باشندوں کو اپنی مذہبی کتاب بائبل سے دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے اور بائبل کا مطالعہ کرنے والوں کی شرح دن بدن گرتی جا رہی ہے؟؟

اس سلسلہ میں دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں:-

اوّل:- یہ کہ بائبل ایک ایسی کتاب ہے جو خاصی طول طویل ہونے کے ساتھ ساتھ اس زمانہ میں انسانی روح کی اس حقیقی تسکین کا ذریعہ نہیں بن رہی۔ جس کے لئے ہر پیاسی روح اندر ہی اندر غیر معمولی تشنگی محسوس کر رہی ہے۔ کیا بلحاظ اس کے کہ مرورِ زمانہ کے سبب بائبل محرّف و مبدّل ہو چکی اور اس کی اصل پوزیشن برقرار نہ رہی جس کے سبب اس کی افادیت کم سے کم ہوتی چلی گئی۔ (ہمارے پاس اس موضوع پر زبردست محکم دلائل ہیں۔ مگر نہ یہ موقع ہے اس کی تفصیل کا اور نہ ہی ان کالموں میں اتنی قدر گنجائش ہی نکل سکتی ہے) اور کیا بلحاظ ان بیشتر خوبیوں سے عاری ہونے کے جو ایک زندہ روحانی کتاب میں ہونی چاہئیں

دوم:- بائبل کا زمانہ گزر گیا۔ اس لئے ایک زائد المیعاد دوائی کی طرح اب بائبل میں پہلے کی سی روحانی تاثیرات باقی نہیں رہی ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کی توجہ خود بخود کم سے کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

ان دونوں قسم کی اندرونی اور ناقابل انکار وجوہ کے ساتھ ساتھ ایک تیسری وجہ وہ بدلے ہوئے زمانہ کے خیالات ہیں جو عہد حاضر اپنے ساتھ لایا ہے۔ مطلب یہ کہ عہد حاضر نے جو جدید مسائل مذہبی دنیا کے لئے بطور چیلنج کھڑے کر دیئے۔ اس چیلنج کو قبول کرنے کی بائبل میں سکت نہیں ہے۔ ہماری مراد اس سے وہ الحاد اور بے دینی کے رجحانات ہیں جو فلسفہ جدیدہ کے فروغ اور سائنس کی ایجادات کے نتیجہ میں نئی نسل کے ذہنوں میں سوالیہ نشان کے طور پر ابھرے یا ابھر رہے ہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ تیسری وجہ دراصل بائبل کے بارہ میں پہلے ذکر کی دونوں اندرونی وجوہات کا ایک منطقی نتیجہ ہے جو بجائے خود اس عالمت میں تعجب انگیز نہیں جبکہ مغربی دنیا میں فروغ پانے والے فلسفہ جدیدہ اور سائنسی ترقی کے دلدادگان کے سامنے صرف بائبل ہی بطور مذہبی کتاب اور مسیحیت بطور مذہب آئے۔ مگر مسیحیت بجائے خود مذہب کی حقیقی روح اور کارفرما قوت ہونے سے عاری تھی۔ اس لئے وہ لوگ سرے سے مذہب ہی سے بیزار ہو گئے اور الحاد و بے دینی کے خیالات کو زیادہ فروغ ملا۔ تب اس زمرہ نے مذہب پر ایسے زبردست حملے شروع کر دیئے جن کی شدت نے نوجوان نسل کو مذہب سے روز بروز دور لے جانا شروع کر دیا۔

زمانہ کی ستم ظریفی کہیئے یا خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کہ اسی اثناء میں مغربی دنیا اس مبارک کتاب کی عظمت اور حقیقت سے ناآشنا رہی یا یوں کہیئے کہ بوجوہ جان بوجھ کر بے خبر رکھی گئی جس کا مبارک نام "قرآن عظیم" ہے۔

ایسی مخالفانہ کوششوں کے باوجود یہ کتاب عزیز اپنے نام کی طرح اپنے زمانہ نزول سے لے کر اب تک بمقابلہ بائبل نہایت درجہ دلچسپی اور کثرت سے پڑھی اور سمجھی جاتی رہی ہے۔ دنیا کے ایک معقول حصہ نے اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنایا اور مذہبی نقطۂ نظر سے ہر زمانہ میں کارفرما قوت ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کی تاریخ پر اس کی اثر انگیز چھاپ اب بھی قائم و دائم ہے۔ اور عہد حاضر کے تمام مذہبی چیلنجوں کا صحیح جواب اس پاک کتاب میں موجود ہے۔ اس کی تاثیرات نہ صرف یہ کہ اب بھی قائم ہیں بلکہ تا قیامت قائم رہیں گی اور تشنہ روحوں کی سیرابی کا ذریعہ بنتی رہیں گی۔

بمقابلہ بائبل قرآن مجید میں ایسی زبردست خوبیاں پائی جاتی ہیں جس کے سبب ایک بہت بڑی تعداد جس کی فیصد شرح کہیں زیادہ ہے اس کی روزانہ تلاوت کرتی اور اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر کرنے میں لگی رہتی ہے۔

● قرآن کریم وہ واحد آسمانی اور مذہبی کتاب ہے۔ جو اوّل تا آخر مکمل طور پر محفوظ ہے اور کسی طرح کے تغیر و تبدل سے مبرّا ہے۔ اس کے بارہ میں نہ صرف اپنے بلکہ غیروں نے پوری چھان بین کے بعد اس امر کا اقرار کیا ہے کہ آج کا قرآن مجید حرف بحرف وہی ہے جو آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ آپؐ کے اصحاب نے اسے پڑھا اور پھر نسلاً بعد نسلٍ پڑھتے چلے گئے۔

● قرآن کریم وہ واحد مذہبی کتاب ہے جس کو ہر زمانہ کے لاکھوں لاکھ حفاظ نے مکمل طور پر اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور اس کا دَور کرتے رہتے ہیں۔

● قرآن کریم وہ واحد مذہبی کتاب ہے جس کا حجم بہت چھوٹا، جس کے الفاظ اور عبارت کی ترتیب ایسی دلنواز اور آسان ہے کہ اس کا کچھ نہ کچھ حصہ ہر لیاقت کے مسلمان کو حفظ کر لینے میں چنداں مشکل معلوم نہیں ہوتا — اور ہر زمانہ میں عشاقِ قرآن اس کو حفظ کرتے چلے آ رہے ہیں۔

● قرآن کریم اسلام کی وہ شرعی کتاب ہے جو اسلامی مسائل کا سرچشمہ اور ماخذ ہے اس لئے مسائل شرعیہ کے استخراج کے لئے علماء زمانہ نے ہمیشہ ہی اس کو اوّلیت کا درجہ دیا اور اس کی طرف رجوع کیا اور مختلف النوع علوم و فنون کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا ایک لازمی امر قرار پایا۔

● "نماز" دینِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ جس کی پنج وقتہ ادائیگی ہر مسلمان کے لئے فرض قرار دی گئی ہے۔ اور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق کسی نمازی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ قرآن پاک کا کچھ حصہ نماز میں نہ پڑھے۔ اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم قرآن کریم کی پہلی سورت یعنی سورت فاتحہ کا پڑھا جانا تو لازمی قرار دیا گیا ہے (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

خطبہ جمعہ

بعثتِ حضرت مسیح موعودؑ کا مقصد یہ ہے کہ دُنیا میں حقیقی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو جائے

حجتِ اسلام کو دنیا پر پوری کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اِس کیلئے ضروری ہے کہ

ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں نصرتِ الٰہی پر یقین رکھیں اور دُعاء کو اُس کے کمال تک پہنچا دیں

میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہتا ہوں کہ وہ سوز و گداز اور دلی تڑپ کے ساتھ دُعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں

از سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

حضور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اے ارحم الراحمین ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ اور پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق و مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی راہ ہی میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اُٹھا اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجتِ اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس کے تمام محبوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے ظل اور حمایت میں رکھ کر دین و دُنیا میں آپ ان کا متکفل بن اور سب کو دارالرضا میں پہنچا اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین ثم آمین۔"

الحکم ۶/۱۴ اگست ۱۸۹۸ الفاظات

خداوند کریم صلا بحوالہ الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۳ء

پھر آپ فرماتے ہیں

"اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر ایک طاقت اور قوت تجھ کو ہے اے قادر خدا ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

ان اقتباسات میں جو ابھی میں نے پڑھ کر سنائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

آپؑ کی بعثت کی غرض

یہ ہے کہ اسلام کی حجت تمام مخالفین اسلام پر پوری ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ اسلام کے حسن اور خوبیوں کو جاننے اور پہچاننے لگیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی توحید انسان کے دل میں پیدا ہو جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کے حسن و احسان کے جلوے بنی نوع کے دل کو منور کریں اور پھر آپ نے اپنے متبعین کے لئے دعا فرمائی ہے جو اس کام میں آپؑ کے مددگار اور معاون بنیں

حجتِ اسلام بنی نوع انسان پر پوری کرنا کوئی آسان بات نہیں دنیا اسلام کے حسن اور اسلام کے احسان سے واقف نہیں لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پہچانتے ہی نہیں۔ یا اس کی معرفت ہی نہیں رکھتے اللہ تعالےٰ کے منکر ہیں۔ یا اس کو بے بس اور کمزور سمجھتے ہیں اور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی

سے انہیں پیار نہیں۔ دنیا اللہ اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے۔ ہزار ہا ظلمتیں ہیں ہزار جہالتیں ہیں جو غلط خیالات اور غلط تصورات دل میں جما رہی ہیں۔ تعصبات ہیں یہ احساس ہے کہ انہیں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو کمزور کرنے اور اس کے حسن کو چھپانے کے لئے بیشمار منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ تمام دنیا کی طاقتیں اسلام کے مقابلہ میں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ہمارے دل میں بنی نوع کی محبت ہے اس لئے ان کو جہنم کی آگ سے بچانا بڑا اہم اور بڑا ضروری ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم آپؑ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے

اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان

کرنے والے ہوں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خبردار کیا ہے کہ ہم عاجز اور کمزور ہیں۔ ہمیں اپنی ذات پر یا طاقت پر یا اپنے علم پر یا اپنی فراست پر یا اپنے جتھے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ظاہری لحاظ سے دنیا کی دولت کے مقابلہ میں ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے اور دنیا کی تدبیروں کے مقابلہ میں ہماری تدبیر نہایت ہی عاجز اور کمزور ہے اور جہاں تک ہماری ذات اور ہمارے نفس کا تعلق ہے ہمیں اس احساس کو اپنے دل میں زندہ اور قائم رکھنا چاہیئے کہ ہم لاشئی محض ہیں اور انتہائی طور پر عاجز ہیں۔ اگر وہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی ہم پر ذمہ داری ہوتی تب بھی ممکن نہیں تھا کہ ہم اس ذمہ داری کو اپنی طاقت سے نبھا سکتے لیکن یہاں تو کہیں اس سے زیادہ ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے

یہ کوئی سہل اور آسان کام نہیں

کہ تمام بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا اور اس کے رسول کی محبت سے بھر دیا جائے اور اس طرح پر اسلام کی حجت کو ان پر پورا کر دیا جائے۔

تیسری بات جو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی ہے یہ ہے، جہاں ہمارے دلوں میں عاجزی اور بے کسی اور بے مائیگی کا احساس ہو اور شدت کے ساتھ زندہ احساس ہو وہاں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ

اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک

اور سرچشمہ ہے اور کوئی چیز اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رکھی جا سکتی اور نہ اس کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمزور تو ہیں ہم، لیکن ہمارا زندہ تعلق اپنے ربّ کریم سے پیدا ہو جائے تو ہم محض اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات بتائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے حقیقی دُعا کی ضرورت ہے ہم دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو دُعا نہیں کرتا وہ اپنے بے نیاز اور غنی خدا سے دور رہتا ہے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا دُعا حقیقی ہونی چاہیئے۔ دُعا اپنے تمام شرائط کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ لیکن دُعا ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

دُعا کے مضمون پر بڑی تفصیلی اور گہری بحث

کی ہے۔ ایک فلسفی دماغ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک عام انسان کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (سورہ فرقان آخری رکوع) کہ جب تک تم دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق پختہ نہیں کرو گے اور اس کی قدرت اور طاقت کو جذب نہیں کرو گے اس وقت تک اللہ تعالیٰ تمہاری مدد نہیں کرے گا اور جب اللہ تعالیٰ مدد نہیں کرے گا تو تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مختصر سی دُعا میں ہم پر یہ واضح کیا ہے کہ اگر ہم اپنے مقصد کو پہچانتے ہیں جو یہ ہے کہ

حجّتِ اسلام ساری دنیا پر

پوری ہو جائے۔ اگر ہم اپنے نفس کی عاجزی اور بے کسی کا احساس رکھتے ہیں اگر ہم اپنے رب کی کامل طور پر معرفت رکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ جو تین کا تسمہ پورا تمام دنیا میں حجّتِ اسلام کو پورا کرنا ہو اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لئے ہر دم اور ہر آن اپنی بقا اور اپنی جدوجہد میں کامیابی اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے اس لئے آج میں پھر

اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوں اور عاجزانہ طور پر اور عاجزی کے اس احساس کو شدت کے ساتھ اپنے دل میں پیدا کر کے اور سوز و گداز کے ساتھ اور ایک تڑپ کے ساتھ محبّتِ ذاتیہ الٰہیہ کی آگ کے شعلوں میں داخل ہو کر وہ اپنے رب کے حضور پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے پانی سے اس تپش محبّت کو ٹھنڈا کر دے اور سرورِ محبّت عطا فرمائے ہمارے دلوں دماغوں اور روح میں سرور پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ہے اور جس کی ذمہ داری آج ہمارے کندھوں پر ہے ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں۔ دنیا ہمیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی ہم سے مخالفت سے پیش آتی ہے۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہمیں جس چیز کی پرواہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کو پائیں۔

دنیا ہمیں پہچانتی نہیں

اور چونکہ وہ ہمیں پہچانتی نہیں اس لئے ہزار قسم کے جھوٹ ہمارے خلاف بولے جا رہے ہیں۔ ہر شخص اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے کہ وہ ہمارے خلاف زبان دراز کرے اور ہمارے خلاف جتنا چاہے جھوٹ بولے اور دنیا کی سب طاقتیں ہمارے خلاف مجتمع ہو گئی ہیں اور اکٹھی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ اسلام غالب نہ ہو لیکن خدا چاہتا ہے کہ اسلام غالب ہو۔ یہ عیسائی اور یہ مشرک اور یہ دہریہ اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کہ اسلام کو مغلوب کر دیں اور مغلوب رکھیں۔ اسلام ان پر ضرور غالب آئے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے لیکن زمین پر اس نے ہم پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم

دُعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا کر

خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگیوں میں پورا کرنے کی کوشش کریں ہم تو صرف اس حد تک کر سکتے ہیں جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذرائع اور اسباب عطا کئے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ لیکن

دُعا بھی ایک تدبیر ہے

ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دُعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک شخص کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ اس کے حضور جب عاجزانہ جھکے تو گریہ وزاری اور سوز و گداز کو انتہا تک پہنچا کر ایک ایسی آگ اپنے گرد جلا دے اور اس آگ کو اتنا تیز کر دے کہ اس کا نفس باقی نہ رہے اور اپنے اوپر ایک موت وارد کرے تاکہ اللہ تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پانے والا ہو اور یہ نئی زندگی پانے کے بعد اسے اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ملے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے پس

دُعاؤں کی طرف بہت ہی توجہ دیں

اور ہماری حقیقی دعا یہی ہے کہ اے خدایا جیسا کہ تو نے چاہا ہے۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مدد و نصرت کے ساتھ حجّتِ اسلام ساری دنیا پر پوری کرنے والے ہوں اور اسلام کا حسین چہرہ ہمارے وجودوں اور ہمارے افعال و اقوال سے نظر آ جائے وہ حقیقی توحید کی معرفت حاصل کریں۔ اور سچا عشق اور محبت تیرے ساتھ پیدا ہو جائے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

کو، آپؐ کے جلال کو اور آپ کی صداقت کو اور آپ کے حسن و احسان کو پہچاننے لگیں۔ اور اس پہچان اور معرفت کے نتیجہ میں ان کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور ہو جائیں۔

دُعا ہماری زندگی کا ہماری جدوجہد کا اور ہماری کوشش کا سہارا ہے۔ دُعا کو اپنے کمال تک پہنچاؤ۔ اپنے رب پر پورا بھروسہ رکھو کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں ہے اگر اس کی رضا کو پا لو گے، اگر اس کی خوشنودی اور محبت کو حاصل کر لو گے تو دنیا جو چاہے کر لے۔ دنیا کی آج کی طاقت اور کل کی طاقت مل کر بھی ہمیں غلبۂ اسلام سے روک نہیں سکتی اور ہمیں ناکام نہیں رکھ سکتی۔ اپنی انتہائی قربانیاں اپنی انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے حضور پیش کرو۔ اور دُعائیں کرو کہ وہ انہیں قبول کرے۔ اور اپنی مدد و نصرت کا وارث بنائے تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو۔

(اَللّٰھُمَّ آمین)

نتیجہ امتحان ختم نبوت کی حقیقت

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم زاہد قریشی صاحب	۴۲
۲	مکرمہ افروز جہاں صاحبہ	۵۸
۳	مکرم عبدالمالک صاحب	۵۱
۴	مکرمہ امۃ القیوم پروین صاحبہ	۳۷
۵	مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ	۴۶
۶	مکرم ادریس احمد صاحب	۴۱
۷	مکرمہ امۃ الحیٔ تحسین صاحبہ	۴۰

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دُعا

امسال جماعت احمدیہ بھو بنیشور اور سونگھڑہ سے میٹرک اور B.A وغیرہ کے امتحانات میں برادرم عطاء المجیب، عطاء الرحیم، شعیب احمد، عبدالرحیم خورشید احمد، امۃ الحلیم، سید فضل رحیم سید منور الدین احمد شریک ہونے والے ہیں بزرگانِ کرام، احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے احمدی بچوں کو ان کے امتحانات میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔ خاکسار:۔ سید شاہد احمد بھو بنیشور (اڑیسہ)

تقریر برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء (آخری قسط)

ہستی باری تعالیٰ سائنٹفک نظریات کی روشنی میں

از مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی ایچ ڈی۔ ایم۔ ایس سی ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

قرآن مجید نے کائناتِ عالم میں نظام کے پائے جانے کا مختلف رنگوں میں ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے:۔

"تبارک الذی بیدہ الملک و ھو علی کل شیئٍ قدیر۔ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔ وھو العزیز الغفور الذی خلق سبع سمٰوٰتٍ طباقاً۔ ما تری فی خلق الرحمٰن من تفاوت۔ فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئاً وھو حسیرٌ"

(الملک)

بہت ہی برکت والا ہے وہ خدا جس کے قبضہ میں بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر ایک ارادے کے پورا کرنے پر قادر ہے۔ اُس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے سات آسمان درجہ بدرجہ بنائے ہیں۔ اور تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا۔ اور تو اپنی آنکھ کو اِدھر اُدھر پھیر کر اچھی طرح سے دیکھ لے۔ کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر ناکام ہوکر تیری طرف لوٹ آئیگی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی اور کوئی رخنہ نظر نہ آئیگا۔

سوچو تو سہی ایک فالتو گھڑی کو دیکھ کر بھی جو وقت بھی برابر نہیں دیتی ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کا بنانے والا کوئی نہیں۔ تو کائنات عالم کی بے شمار گھڑیوں کو دیکھ کر جو اجرام سماوی پر مشتمل ہیں اور اصول کے ماتحت چل رہے ہیں کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کا کوئی خالق نہیں ہے؟۔

ایک طرف بڑے بڑے اجسام سماوی ایک حکیمانہ نظام کو پیش کر رہے ہیں تو دوسری طرف ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی ایک نظام میں منسلک ہے۔ مادے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ جسے بغیر خوردبین کی مدد کے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں کھربوں کی تعداد میں Atoms پائے جاتے ہیں۔ گویا وہ خود ایک جہاں ہے۔

Atoms کے باہمی ربط کے نتیجہ میں مختلف اشیاء کے MOLECULES بنتے ہیں مثلاً کھانڈ (یعنی شکر) کے ایک molecule میں ۱۲ کاربن کے Atoms ۱۱ آکسیجن کے Atom اور ۲۲ ہائیڈروجن کے Atom ایک معین طور پر مربوط ہوتے ہیں۔

پھر ان میں سے ہر ایک Atom کا ایک نظام ہے۔ اُس کا ایک Nucleus ہوتا ہے۔ جس کے گرد electrons انتہائی تیزی سے گھوم رہے ہیں۔ پھر آگے Nucleus میں بھی ترکیب پائی جاتی ہے۔ اور اس کے اجزاء Neutrons اور Protons کہلاتے ہیں۔ اور اُن کے درمیان Nuclear forces کام کرتے ہیں۔

سورج ہمیں اس قدر توانائی دیتا ہے۔ اس کا راز Protons کے باہمی re-action۔ ردّ عمل کے علم کے ذریعہ دریافت کیا گیا ہے۔ کئی سائنسدان جو طبعیات میں کام کرتے ہیں اُن کا خیال ہے کہ آگے پھر مثلاً Protons کے اجزاء یا BUILDING BLOCKS ہوتے ہیں جو Quarks کہلاتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے Atom کے عجائبات بھی دنیا کے بہترین دماغوں کو دنگ کر رہے ہیں۔ گو بہت کچھ ہم نے سیکھا ہے۔ لیکن جو کچھ ہم نہیں جانتے ہیں وہ ایک وسیع سمندر کی طرح ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

الغرض ہم خواہ ایک خاک کے ذرّہ کو دیکھیں جس کے اندر بے شمار Atoms پائے جاتے ہیں یا ایک کہکشاں کو جو بے شمار تاروں پر مشتمل ہے تو دونوں سطح پر حسن نظام ہمیں نظر آتے ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ بڑی سے بڑی ہو یا چھوٹی سی چھوٹی وہ قدرتوں والے صانع کی نشان دہی کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیری دیدار کا

نیز کس قدر افسوس سے فرماتے ہیں:۔

ہر چیز میں خدا کی ضیاء ظہور ہے
پر پھر بھی غافلوں سے وہ دلدار دور ہے

میں آپ کی خدمت میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کی معرکۃ الآراء تصنیف "ہمارا خدا" میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔

"اب غور کرو اور سوچو کہ کیا یہ عظیم الشان نظام جس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز باہر نہیں خودبخود اپنے آپ سے ہے؟ کیا یہ حکیمانہ قانون جو ہر چیز میں کام کرتا نظر آرہا ہے۔ خودبخود بغیر کسی بالا ہستی کے تصرف کے جاری ہے؟ کیا یہ زمین مع اپنی لاتعداد مخلوقات کے اور یہ آسمان مع اپنے بے شمار اجرام کے اپنے خالق اور اپنے رب آپ ہی ہیں؟ اس وقت اِس سوال کو چھوڑ دو کہ اگر کوئی خدا ہے تو وہ کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ صرف اِس بات کا جواب دو کہ کیا تمہارا دل اِس بات پر واقعی اطمینان پاتا ہے کہ یہ کائنات اور یہ نظام بغیر کسی خالق بغیر کسی رب بغیر کسی مالک بغیر کسی متصرف کے خودبخود آپ سے ہے؟

میں یہ نہیں پوچھتا کہ تم کسی خدا پر ایمان لاتے ہو یا نہیں؟ بلکہ میرا سوال صرف یہ ہے کہ کیا تم دیانتداری سے کہہ سکتے ہو کہ یہ زمین یہ آسمان یہ حیوانات یہ نباتات یہ جمادات یہ اجرام سماوی یہ طبقات ارضی محض اتفاق کا نتیجہ ہیں؟ کیا یہ عظیم الشان نظام جس نے دنیا کی اربوں چیزوں کو ایک لڑی میں پرو رکھا ہے بغیر کسی رب اور متصرف کے خودبخود چل رہا ہے؟ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی شخص جو آدم کی اولاد میں سے ہے اور دل اور دماغ رکھتا ہے اِس بات پر تسلی پا سکتا ہے کہ یہ کائنات جو اس قدر گوناگوں عجائبات کا مجموعہ ہے خودبخود اپنے آپ سے ہے خلاصہ کلام یہ کہ یہ تمام کائنات مع اپنے حکیمانہ نظام کے خدا تعالیٰ کی ہستی کی ایسی زبردست دلیل ہے کہ کوئی عقلمند شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا۔"

(ہمارا خدا صفحہ ۶۰-۶۱)

کائناتِ عالم کے ارتقاء کی دلیل

قرآن مجید کہتا ہے اور سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے کہ کائناتِ عالم کا ارتقاء مختلف دوروں سے گذر کر ہوا ہے اور انسان اپنی موجودہ حالت پر کئی دوروں میں سے گذرنے کے بعد پہنچا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

"و ما لکم لا ترجون للہ وقارا۔ و قد خلقکم اطوارًا"

تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ کہ تم اللہ سے حکمت کی اُمید نہیں رکھتے۔ اس نے کئی دوروں میں سے گذار کر تمہاری تخلیق کی ہے۔

قرآن کریم میں چھ اہم دوروں کا ذکر ہے۔ ہر دور اور ہر زمانہ اپنے خالق و مالک کی طرف اشارہ کرتا ہے اور زبانِ حال سے چلّا رہا ہے کہ

کل یوم ھو فی شان

کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت نئی شان کے ساتھ تجلّی فرماتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

"اَوَ لم یر الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما و جعلنا من الماء کل شیئٍ حیّ افلا یؤمنون"

(انبیاء آیت ۳۱)

کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے۔ پس ہم نے ان کو کھول دیا۔ اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا ہے۔ پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟

آیئے! ہم اب اپنے ماضی کی طرف ایک نظر دوڑائیں۔

اگر ہم چودہ سو سال پہلے کے زمانہ پر نظر ڈالیں تو وہ زمانہ آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائمی شریعت قرآن مجید کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے۔ دو ہزار سال پہلے جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے جبکہ ہمارے ملک کے مقدس بزرگوں پر وید نازل ہو رہی تھی۔ چھ ہزار سال پہلے جائیں تو حضرت آدم علیہ السّلام کا زمانہ آتا ہے جو پہلے نبی تھے۔ حضرت آدم علیہ السّلام پہلے انسان نہیں تھے۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ جب خلیفہ بنانے کا سوال تھا تو اللہ تعالےٰ نے آدم کو منتخب کیا۔ نہ یہ کہ جب انسان بنانے کا سوال تھا تو آدم کو پیدا کیا۔ حضرت آدم سے قبل زمین پر انسان تھے۔ لیکن ان کا ذہن اس قدر ترقی یافتہ نہ تھا کہ وہ شریعت کے متحمل

بن سکیں۔ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کی رُو سے کئی آدم گذرے ہیں۔

سائنس کی رُو سے انسان زمین پر لاکھوں سال سے ہے۔ اگر ہم اِس سے پہلے کے زمانے پر نظر ڈالیں تو وہ زمانہ آتا ہے جب زمین پر جانور وجود میں آئے۔ اور پیچھے جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے جب زمین پر صرف نباتات تھے اور پیچھے کوئی ۳½ ارب سال جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے جب سمندر میں پانی کا وجود آیا۔ چار ارب سال پہلے جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے جب زمین گرم گیس سے ٹھنڈی ہو کر پیدا ہو رہی تھی۔ قدیم زمانہ میں سورج اور چاند اور زمین اور دوسرے سیاروں کا مادہ آپس میں جُدا ہوا تھا۔ اور پیچھے جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے۔ جب کہ وہ عناصر جن سے ہمارا جسم بنا ہے وہ کسی تارے کے بطن کے اندر تیار ہو رہے تھے۔ موجودہ سائنس کی رو سے ابتداء میں ہائیڈروجن تھا۔ پھر اس ہائیڈروجن سے آکسیجن کاربن وغیرہ تاروں کے بطن کے اندر Nuclear reaction کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ لہٰذا سائنس کی رو سے ہمارا آسمان کے تاروں کے ساتھ بڑا ہی گہرا تعلق ہے۔

[illegible] جو ہمارے خون میں دَوڑ رہا ہے وہ تارے کے بطن میں تیار ہوا۔ آکسیجن جو ہمارے سانس کے لئے ضروری ہے اور کاربن اور نائٹروجن جن سے ہمارے [illegible] بنتے ہیں اور calcium جن سے ہڈیاں بنی ہیں یہ سب عناصر تاروں کے بطن سے تیار ہوئے ہیں۔ چنانچہ Prof. Martin Harwit جو امریکہ کے Cornell یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اپنی کتاب Astrophysical concepts میں دلچسپ انداز میں تحریر کرتے ہیں کہ

In a sense each of us has been inside a star in a sense each of us has been in the vast empty spaces between stars and if the universe ever had a beginning - each of us was there.

گویا ہم میں سے ہر ایک کسی زمانہ میں تارے کے اندر تھا۔ نیز ہم میں سے ہر ایک کسی زمانہ میں ان وسیع فضاؤں کے اندر تھا جو کہ تاروں کے درمیان ہے۔ اور اگر کائنات کی کسی زمانہ میں ابتداء ہوئی ہے تو کائنات کی ابتداء کے موقعہ پر بھی ہم میں سے ہر ایک موجود تھا۔

اِس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کی عمر اربوں سال کی بنتی ہے۔ کیونکہ اربوں سال پہلے ان باریک ترین ذرات کی پیدائش ہوئی جن سے بالآخر انسان بنا۔

اب سوچو کہ کیا اتنا عظیم الشان ارتقاء اتفاق کا نتیجہ ہو سکتا ہے؟ کیا خود بخود بغیر کسی بالاہستی کے باریک سے باریک ذرات ترقی کرتے کرتے عقل مند انسان بن جاتے ہیں اور ان ہی باریک ذرات سے ساری دنیا جو بے شمار عجائبات کا کرشمہ ہے تیار ہو سکتی ہے؟ اگر یہ سب کچھ اتفاق کا نتیجہ ہوتا تو ہمیں یہ قبول کرنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے کہ تاج محل اور دیوار چین اور اہرام مصر سب کچھ خود بخود اتفاق سے وجود میں آسکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا بننا تو کائنات کے مقابلہ میں ایک ذرہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔

پروفیسر ایڈون کانکلن پرسٹن یونیورسٹی کا قول ملاحظہ کریں جو امریکہ کے مشہور رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ بابت مئی ۱۹۵۶ء کے صفحہ ۸۵ پر چھپا ہے۔ (بحوالہ بدر ۵۹/۱۱/۲۳)

پروفیسر مذکور مشہور سائنسدان اور پیدائشِ خلق کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ خیال کہ زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ہو گیا ہے۔ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکہ کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی ہے۔"

قرآن کریم فرماتا ہے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم کہ تم خدا تعالیٰ کا کیسے انکار کر سکتے ہو تم بے جان تھے۔ اس نے تمہیں جاندار بنایا۔

ہم اپنے دوست کے مشکور ہو جاتے ہیں جو ہمارا چھوٹا سا کام کر دے۔ ہم اپنے اُستاد کے ممنون ہو جاتے ہیں جو تھوڑا سا علم ہمیں سکھا دے۔ ہم اپنے والدین کے ممنون رہتے ہیں جو چند سال ہماری پرورش کرتے ہیں اور اگر ممنون نہ ہوں تو بے غیرت اور بدبخت سمجھے جاتے ہیں۔ تو کس قدر بدبختی ہوگی اگر ہم اپنے خالق و مالک ربِ اعلیٰ اور ربِ عظیم کا انکار کر دیں جو اربوں سال سے ہماری ربوبیت کر رہا ہے۔ جو باریک ترین ذروں کو نیست سے ہست میں لایا۔ ان باریک ترین ذروں کو مرکب کر کے ان سے ہائیڈروجن بنایا پھر اس سے مختلف عناصر [illegible] بنائے تاروں کے بطنوں میں کروڑوں ڈگری ٹمپریچر میں ہمارے جسم کا کاربن نائٹروجن لوہا اور کیلشیم وغیرہ بنے۔ پھر مختلف ادوار میں سے گذار کر انسان بنایا۔ ہمیں عقل دی اور روحانی ترقی کا سامان مہیا فرمایا۔

بعض نادان کہہ دیتے ہیں کہ ہم پر خدا کا کیا احسان ہے۔ ہم نے اس سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہمیں پیدا کرے۔ اگر یہ ذہنیت درست ہے تو پھر ہمارے والدین کا ہم پر ذرہ بھی احسان نہیں۔ الغرض اس سے بڑھ کر بدبختی اور کوئی نہیں ہے کہ ہم اپنے محسن و آقا رب العالمین کا انکار کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:-

"کیا بدبخت ہے وہ انسان جسے اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اِس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں؟ اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تاکہ لوگ سُن لیں۔ اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح)

میں اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی ایک پیاری نظم کے چند اشعار پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور اقدسؓ فرماتے ہیں:-

میری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اِس عالمِ کون کا اک خدا ہے
اُسی نے ہے پیدا کیا سب جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اُس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
ہر اک شئے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم
خزانے کبھی اُس کے ہوتے نہیں کم
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنی ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت
ہے فریادِ مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بولا
گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا
یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین؂

محترم سید اختر احمد صاحب اوریوی کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

۱۹۳۳ء میں پٹنہ کالج میں اردو کے لیکچرر مقرر ہوئے۔ اس جگہ ترقی کرتے ہوئے ۱۹۶۲ء میں یونیورسٹی میں اُردو کے پروفیسر اور پھر ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد آخری وقت تک یونیورسٹی گرانٹس کمیٹی کے ریٹائر شدہ مشہور پروفیسرز کی خدمات والی اسکیم کے ماتحت کام کرتے رہے۔

جماعت کی جملہ مالی تحریکات میں حصہ لیتے رہے۔ مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجلس تحریک جدید و وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کے نامزد ممبر بھی تھے۔ ۱۹۷۲ء کے اوائل میں Parkinson کے مرض میں مبتلا ہو گئے مرض میں کمی بیشی ہوتی رہی۔ اس وجہ سے آپ کی تقریری صلاحیت پر بڑا اثر پڑا جس کی وجہ سے آپ پریشان رہتے علاج کے سلسلہ میں آپ کینیڈا بھی گئے مگر مکمل شفا نہ ہو سکی۔

آپ کے جماعتی عظیم کاموں میں وہ عظیم القدر تصنیف ہے جو آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مصلح موعودؓ کی سوانح "منقام محمودؓ" نام سے شروع کی جس کا نصف حصہ مکمل کر کے آپ ربوہ بھجوا چکے تھے۔ مگر افسوس کہ بقیہ نصف مرحوم کی آخری علالت کے سبب مکمل نہ ہو سکا۔ آپ نہایت درجہ اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ اسلامی غیرت بہت نمایاں تھی۔

افسوس کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں۔ اپنے بھائی کے بچوں کو ہی اپنے بچوں کی طرح سمجھتے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے اپنی بہترین ادبی علمی یادگاروں کے علاوہ ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔

ادارہ بدر آپ کی وفات پر آپ کی بیوہ، بھائی اور آپ کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپ کے درجات ہمیشہ ہی بلند ہوتے رہیں۔ آپ کی چھوڑی تمام علمی اور روحانی یادگاریں حسب اعباب جماعت کے لئے مشعلِ راہ بنتی رہیں۔ آمین۔

ظہورِ قیامت ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی (گلگت)

آج سے چودہ سو سال قبل قرآن مجید کی سورۂ قمر آیت ۲ میں خبردار کیا گیا تھا کہ ۔ "قیامت نزدیک آ گئی ہے"

سورۂ محمدؐ ع ۲ میں یہ بھی فرمایا کہ "قیامت کی علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں"

سورۂ انبیاء میں فرمایا کہ "لوگوں کا حساب قریب آ چکا ہے ۔ مگر پھر بھی وہ غفلت میں ہیں اور حق قبول کرنے سے اعراض کر رہے ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربِ قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۔ "میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ملے ہوئے ہیں"۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "نبی الساعۃ" (قیامت کا نبی) کہتے ہیں۔ اب جب چودہ سو سال کا مزید عرصہ گزر چکا ہے ۔ تو قیامت اور زمانہ کے خاتمہ میں کیسے کلام ہو سکتا ہے ..

قیامت کے معنی

قیامت کے معنی ہیں ۔ کھڑا ہونا ۔ اس کے معنی قبروں سے زندہ ہونے اور مر کر کھڑے ہونے کے ہی نہیں ہیں ۔ بلکہ جب بھی کوئی روحانی ۔ شخصی یا قومی انقلاب آ جائے ۔ یا قوم میں بیداری اور نئی زندگی پیدا ہو جائے .. تو اُسے بھی قیامت سے موسوم کرتے ہیں۔ پیغمبروں کی بعثت پر بھی روحانی قیامت قائم ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ اُن کے ذریعہ ایک جماعت ایمان کے ذریعہ کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بوجہ انکار کے تنزل میں گرتی یعنی مر جاتی ہے ۔ حضرت آدمؑ ۔ حضرت نوحؑ ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اپنے اپنے زمانوں میں قیامت تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھ چڑھ کر قیامت تھے ۔ کیونکہ آپ تمام قوموں میں انقلاب کا باعث تھے۔ مسیح و مہدی آخر الزمان کو بھی قائم القیامۃ کہا گیا ہے ۔ بلکہ لکھا ہے کہ قرآن و احادیث میں اکثر جو علاماتِ قیامت آئی ہیں ۔ وہ مسیح و مہدی آخر الزمان کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں ۔ جب یاجوج ماجوج اور مسیح دجّال نیز ہمہ گیر انقلابات ظہور پذیر ہوں گے اور تمام انبیاء نے آخری زمانہ کی اس قیامت کی خبر دی تھی ۔ اور یہ بھی بیان کیا تھا کہ آدمؑ سے لے کر قیامت تک کے فتنوں میں سے سب سے بڑھ کر فتنہ مسیح دجّال کا ہوگا (الحدیث) نیز یہ کہ مسیح موعود قیامت کی علامت ہیں۔

عیسائیوں کے خروج پر قیامت

قیامت قائم ہونے کے بارے میں حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔ تقوم الساعۃ والرّوم اکثر النّاس (مسلم کتاب الفتن جلد ۲) یعنی قیامت اُس وقت قائم ہوگی جب رُوم یعنی عیسائی زمین پر کثرت سے ہوں گے ۔ یعنی جب وہ غالب آ جائیں گے ۔ علماء کا اتفاق ہے کہ رُوم سے مُراد نصاریٰ ہیں ۔ جو اس زمانہ میں کثرت سے پھیل کر دنیا میں غالب آ چکے ہیں ۔ اور موعود قیامت قائم ہو چکی ہے ۔ جو قیامتِ کبریٰ کا پیش خیمہ ہے ۔ کیونکہ علاماتِ صغریٰ و کبریٰ سب پوری ہو چکی ہیں ۔ چھوٹی علامتیں وہ تھیں جو مسلمانوں کے دینی ۔ علمی ۔ اخلاقی اور سیاسی و تمدّنی انحطاط سے متعلق بیان کی گئی تھیں ۔ مثلاً امانت کا اُٹھایا جانا ۔ علماء و مشائخ کا بگڑ جانا ۔ قرآن کا اُٹھایا جانا ۔ مسلمانوں کا یہود و نصاریٰ کی نقل کرنا ۔ قتل ۔ زنا ۔ شراب ۔ شرک و بُت پرستی اور برّ و بحر میں فساد پھیلنا وغیرہ ۔

علاماتِ کبریٰ کا ظہور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۔ جب یہ چھوٹی علامات پوری ہو جائیں تو قیامت قائم ہو جائے گی ۔ بعض احادیث میں ہے کہ پھر تم کل یا پرسوں قیامت اور مسیحِ دجال کے خروج کا انتظار کرو ۔ چنانچہ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ قیامت سے قبل دس علامات ظاہر ہوں گی ۔ دجال ۔ یاجوج ماجوج ۔ دابّۃ الارض ۔ مغرب سے سورج کا طلوع ۔ نزولِ عیسیٰ ۔ دُخان ۔ تین خسف ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں ۔ بعض روایات میں آگ کا بھی ذکر ہے (مشکوٰۃ باب العلامات ۔ روایات میں علاماتِ عشرہ مذکور کی ترتیب مؤخر مقدم آتی ہے)

قرآن شریف سے بھی ان علاماتِ قیامت کی تائید و تصدیق ہوتی ہے ۔ سورۂ کہف اور سورۂ انبیاء میں فرمایا ۔ جب وعدہ کا دن آ جائے گا ۔ تو یاجوج و ماجوج خروج کریں گے ۔ وہ آپس میں لڑیں گے اور ہر اُونچ نیچ پر غالب آ جائیں گے .. اور پھر ہم لوگوں کو جمع کرنے کے لئے صور پھونکیں گے (سورۂ کہف ع "و سورۂ انبیاء ع ۷) ۔ اس جگہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد "نفخ صُور" سے مسیح موعود کی بعثت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو دینِ واحد پر جمع کیا جائے گا اور یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں ۔ تینوں قوموں کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانۂ یاجوج و ماجوج میں مسیح موعود کی بعثت ہوگی ۔

سورۂ نمل آیت ۸۳ میں دابۃ الارض کے خروج کا ذکر ہے ۔ سورۂ تکویر سورۂ انفطار وغیرہ آخری قرآنی سورتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۔ جس نے قیامت دیکھنی ہو وہ ان سورتوں کا مطالعہ کرے ۔ (مشکوٰۃ)

سورۂ تکویر میں فرمایا

وہ زمانہ آنے والا ہے ۔ جب کتابیں کثرت سے پھیلائی جائیں گی ۔ یعنی نشر و اشاعت کے ذرائع کو ترقی ملے گی ۔ وحشی انسان اور قومیں متمدّن و مہذّب ہو جائیں گی ۔ نفوس انسانی کے باہم تعلقات قائم ہوں گے ۔ اور سفر آسان ہوں گے ۔

سورۂ زلزال میں ہے کہ زمین ہلا دی جائے گی ۔ اور وہ اپنے بوجھ یعنی ذخائر و خزائن تمام دکمال باہر نکال دے گی اور جس قدر ارضی ترقیات ممکن ہیں ۔ ہوں گی ۔ اسی طرح سمندروں سے نہریں نکالنے اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے اور انجینئرنگ کے کام کو ترقی ملنے کا بھی ذکر ہے ۔ مختصر یہ کہ جن بڑے بڑے انقلابات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ وہ ہمارے زمانہ میں آ چکے ہیں ۔ اور اُن کا تعلق موجودہ عیسائی اقوام کے خروج اور صنعتی ترقی سے ہے ۔

سورہ "مرسلات" میں یہ بھی فرمایا کہ "وہ زمانہ آنے والا ہے ۔ جب رسول مقررہ وقت پر جمع کئے جائیں گے (آیت ۱۲) اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کی طرف اشارہ ہے ۔ جو بصورتِ مہدیؑ آخر زمانہ میں ہوگی ۔ جن کے ذریعہ پیغمبروں کی تعلیمات زندہ ہوں گی ۔

اس جگہ یہ امر ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ آخری زمانہ سے متعلق علامات اور پیشگوئیوں کی تعبیر و تشریح قرآن، سنت اللہ، عقل اور قانونِ قدرت کے مطابق ہونی چاہیئے ۔

یاجوج و ماجوج

یاجوج و ماجوج کے متعلق تو اب عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ موجودہ مغربی اقوام ہیں ۔ جن کی نمائندگی روس اور امریکہ کر رہے ہیں ۔ اور قرآن کی بیان کردہ علامات انہی پر منطبق ہوتی ہیں ۔ کہ وہ نکل کر زبردست لڑائیاں کریں گے ۔ اور ہر اُونچ نیچ پر غالب آ جائیں گے ۔ حدیثوں میں بھی ہے کہ اُن سے لڑنے کی طاقت کسی کو نہ ہوگی ۔ جیسا اب ظاہر ہے ۔ بائبل میں بھی یاجوج روس کو اور ماجوج انگلستان اور اُس کے آس پاس رہنے والی شمالی اقوام کو کہا گیا ہے (دیکھو حزقیل باب ۳۸ و ۳۹) اور ہر اُونچ نیچ پر غالب آنا ان اقوام کے چاند پر قدم رکھنے سے اظہر من الشمس ہے ۔

یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اقوام سرزمینِ اسرائیل یعنی ارضِ شام و فلسطین پر چڑھائی کریں گی ۔ اور بیت المقدس پر قبضہ کر لیں گی ۔

چنانچہ یہود نے ان اقوام کی مدد سے ارضِ بیت المقدس پر بھی قبضہ کر لیا ہے ۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہو گئی ۔ کہ ستر ہزار یہودی یاجوج ماجوج کا ساتھ دیں گے ۔ اور صاحبِ حکومت اور مسلح ہوں گے ۔ اور ارضِ فلسطین میں یہود کی واپسی کو مسیح و مہدی کے زمانہ کی خاص علامات میں سے بتلایا گیا ہے ۔ بائبل اور قرآن دونوں میں یہ پیشگوئی موجود تھی جو اب پوری ہو گئی ہے ۔

مسیح دجّال

مسیحِ دجال پر فاطمہ بنتِ قیس کی حدیث مسلم روشنی ڈال رہی ہے کہ وہ گرجا سے نکلے گا ۔ سو یہ موجودہ عیسائی پادریوں کا گروہ ہے ۔ اور یہ حدیث بھی ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات کو پڑھے گا ۔ وہ مسیح دجّال کے شر سے محفوظ رہے گا ۔ (مسلم کتاب الفتن و شیعہ تفاسیر مجمع البیان وغیرہ) اور جب ہم سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھتے ہیں ۔ تو ان میں خدا کا بیٹا بنانے والی قوم کا ردّ کیا گیا ہے ۔ اور آخری آیات میں ان کی صنعتی ترقی پر فخر کرنے اور بالآخر تباہ کئے جانے کا ذکر ہے ۔ جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مسیح دجّال عیسائی پادریوں اور فلاسفروں ہی کا گروہ ہے ۔ جنہوں نے ایک طرف سے تو الوہیتِ مسیح کے عقائد پھیلا کر مذہبی فتنہ پیدا کئے ۔ دوسری طرف سے دہریت کی طرف لوگوں کو رغبت دے کر گمراہ کیا اور امنِ عالم کو تہ و بالا کیا ۔

سورۂ کہف میں انہی کو حق سے مُنہ پھیرنے اور آیات اللہ سے غافل ہونے کی بناء پر اندھا اور بہرہ قرار دیا گیا ہے۔ اور بائبل میں بھی بناوٹی اور بگڑے ہوئے مسیحیوں کو اندھا اور بہرہ قرار دیا گیا ہے (۱۔ پطرس باب ۱ آیت ۹) اس سے کانا دجّال کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اور پادریوں اور فلاسفروں کا تبرا حال ہے کہ حق سے اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں۔ اور محض دنیا پر گرے ہوئے ہیں اناجیل بھی یہی کہتی ہیں کہ ــــ مسیح دجّال جسے ”مخالف مسیح“ کہا گیا ہے۔ مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ مقدس سے مُراد گرجا ہے۔ جس میں پوپ خدا کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اور پادری انہیں اس طرح مخاطب کرتے ہیں ــــ ”اے زمین پر دُوسرے خُدا“۔ عربی لُغت میں ہے کہ دجّالِ عظیم تاجروں کا گروہ ہے۔ جو تجارت کے لئے سامان لئے پھرے گا ــــ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح دجّال فرد واحد نہیں بلکہ عظیم تاجر گروہ ہے۔

دجال کی ساری علامات موجودہ تیز رفتار سواریوں۔ ریل گاڑی اور ہوائی جہازوں پر منطبق ہوتی ہیں۔ کیونکہ اُن کی ہی خوراک آگ ہے۔ چار ٹانگوں والے عام گدھے کی خوراک آگ کبھی نہیں ہو سکتی۔ نہ خدا کی سُنّت ہی تبدیل ہو سکتی ہے۔

بعض احادیث میں ہے کہ خراسان (ایران) سے دجّال نکلے گا اور اصفہان کے ستّر ہزار یہودی اُس کا ساتھ دیں گے ــــ (مشکوٰۃ) خراسان ہمیشہ سے الحاد و زندقہ کی تحریکوں مذہبی فتنوں اور نئی نئی فرقہ بندیوں۔ مزدکی مانوی۔ مجوسی مذاہب کے خیالات کا مخرج و ماخذ اور مرکز رہا ہے یہاں سے الوہیت علی تعطیلِ شریعت اور خلافت اسلامیہ کے خلاف بغاوت کی تحریکیں اُٹھتی رہیں۔ انہی میں سے آخر میں بابی اور بہائی نکلے۔ جنہوں نے قرآنی شریعت کو منسوخ کیا۔ اور اپنی نئی شریعت پیش کی۔ ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ یاجوج و ماجوج اور مسیح دجّال کا خروج ہو کر قیامتِ صغریٰ قائم ہو چکی ہے۔ آج سے پچاس برس قبل علامہ اقبال نے بھی کہا تھا ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ینسلون
(بانگِ درا)

دابۃ الارض

”دابۃ الارض“ کے معنی ہیں ــــ زمین کا کیڑا۔ علماء کی تصریحات کے مطابق یہ اہم جنس ہے یعنی زمینی کیڑوں کا گروہ جو اُس وقت آخر زمانہ میں نکلنے والا تھا۔ جب لوگ خدا کے احکام کو چھوڑنے والے تھے۔ الہامی محاورہ میں زمینی کیڑے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن میں آسمانی روح نہ ہو۔ اور محض زمینی امور پر گرے ہوئے ہوں۔ سو یہ روس اور یورپ کے بڑے ملحدوں اور زمینی کیڑوں کا گروہ ہے جن میں آسمانی روح نہیں ہے اور زمینی امور پر گرے ہوئے ہیں۔ اور ان کا ملحدانہ فلسفہ لوگوں کے دلوں کو زخمی کر رہا ہے۔

آگ

اس سے ظاہر اور معنوی دونوں قسم کی آگ مراد ہو سکتی ہے، معنوی آگ ان اقوام کی مشرکانہ تعلیم اور ملحدانہ فلسفہ ہے۔ اور ظاہری آگ وہ جس سے اُن کی ایجادات۔ مشینیں۔ کارخانے۔ سواریاں اور جنگی اسلحہ وغیرہ ہیں، کام لیا جاتا ہے۔ دُخان سے بھی روحانی تاریکی اور ظاہری دُھواں دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ اور آگ و دھواں سے فتنہ و فساد کو بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ جن کی اس زمانہ میں کثرت ہے۔

مغرب سے سورج کا طلوع

علماء و صوفیاء نے اس سے مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہونا مراد لیا ہے۔
(دیکھو تفہیمات الٰہیہ از شاہ ولی اللہ صاحبؒ)

آخر زمانہ میں مغربی ملکوں میں دینِ حق کا سورج غروب ہونے والا تھا۔ اور مسیح موعود کی تبلیغی جدوجہد کے ذریعہ پھر ان ملکوں میں دینِ حق کا سورج طلوع ہونے والا تھا۔ ظاہر سورج مراد نہیں ہو سکتا۔ جس سے نظام عالم کا درہم برہم ہونا لازم آتا ہے اور یہ سچ ہے کہ قانونِ قدرت اور سُنّت اللہ میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

خسف و مسخ کا ظہور

علماء و صوفیاء کی تصریحات کے مطابق اُمتوں میں باطنی طور پر خسف و مسخ واقع ہوتا ہے۔ نہ کہ ظاہری طور پر۔ یعنی اخلاقی، تمدنی اور مذہبی بگاڑ رُونما ہونا اور دل سخت ہو جاتے ہیں۔ سو آج مشرق و مغرب اور جزیرہ عرب میں یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور بر و بحر میں فساد پھیل گیا ہے۔ اور حالات خود شاہد ناطق ہیں۔

زمانۂ رجعت

آخر زمانہ کو جو مسیح موعود و مہدی معہود کے ظہور کا زمانہ ہونے والا تھا۔ زمانۂ رجعت بھی کہا گیا ہے۔ قرآن و احادیث نیز علماء و صوفیاء کی اصطلاح میں اس سے نیکوں اور بدوں کے امثال کی رجعت مُراد ہے نہ جسمانی رجعت جو قرآن کی متعدد آیات کی رو سے محال ہے (زمر ع ۴۔ بقرہ ع ۱۹۔ مومنون ع ۶ و ترمذی حدیث جابرؓ) سو اس زمانہ میں فلسطین میں یہودیوں کی رجعت ہو چکی ہے۔ زمانہ ذوالقرنین کے یاجوج و ماجوج کی نسلیں بار ثانی نکل چکی ہیں۔ اور بقول اقبال

مسلماں یہود و نصاریٰ کی مثال بن چکے ہیں

اور ساری علامات پوری ہو چکی ہیں۔ پس یہی زمانۂ رجعت اور یہی قیامت ہے۔

نزولِ عیسیٰ

قرآن و احادیث کی رو سے مسیح دجّال۔ یاجوج و ماجوج اور مسیح موعود کا زمانہ ایک ہی ہے ــــ یعنی مسیح موعود کا زمانہ غلبۂ یہود و نصاریٰ سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ تکسیر الصلیب کے الفاظ سے بھی واضح ہے۔ کیونکہ کسرِ صلیب اُس وقت ہو سکتی ہے۔ جب صلیب غلبہ میں آجائے۔ سو تیرھویں صدی ہجری میں صلیب پرست اقوام کا غلبہ ہو چکا تھا۔

اور اسی تیرھویں صدی ہجری میں نزولِ عیسیٰ بھی ہو جانا چاہیئے تھا۔

ورنہ تمام پیشگوئیوں کا ابطال لازم آئے گا۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا۔ پیشگوئیاں ٹل نہیں سکتیں۔

پس ایک سلیم الفطرت مومن کو ماننا پڑے گا۔ کہ تیرھویں صدی ہجری میں ہی نزولِ عیسیٰ ہونا ضروری تھا۔ عیسائی عیسیٰؑ کے جسمانی نزول پر زور دیتے ہیں۔ مگر قرآن کی رُو سے روحانی نزول ہی مُراد لیا جائے تو یہ عقل اور قرآن کی تصریحات کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ قرآن میں سورۃ طلاق ع ۲ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے۔ مگر آپؐ آسمان سے نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ قانونِ قدرت کے مطابق زمین سے پیدا ہوئے۔

پس اگر نزولِ عیسیٰ بھی اسی رنگ میں ہو۔ جس رنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول ہوا۔ تو یہ قرآن اور عقل کے مطابق ہے۔ اور قرآن و حدیث کے مطالعہ سے تو یہی بات درست معلوم ہوتی ہے کہ

عیسیٰؑ کا روحانی نزول ہی درست اور صحیح ہے نہ کہ جسمانی نزول۔

کیونکہ قرآن سے جسمانی صعود ثابت نہیں تو جسمانی نزول کہاں سے ثابت ہوگا۔ اور جسمانی صعود و نزول قانونِ قدرت کے بھی مطابق نہیں بلکہ مخالف امر ہے اور حدیث ابن ماجہ میں مہدی ہی کو عیسیٰ قرار دیا گیا ہے۔ جس سے اس امر کی مزید تائید ہوتی ہے کہ غلبۂ صلیب کے زمانہ میں جس مہدی کو اللہ تعالےٰ اُمتِ محمدیہ میں پیدا کرنے والا تھا۔ اسی کو مسیح کا لقب دیا گیا ہے۔ تاکہ عیسائیوں کی اصلاح کرے جیسا وہ مہدی ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کی اصلاح کرے گا۔

پس تیرھویں صدی ہجری میں جس شخص نے بھی مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ ان تصریحات کے مطابق اس کا دعویٰ قابل رد نہیں۔ بلکہ قابلِ غور قرار پاتا ہے۔ اور اس امر کا خیال ضروری ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہم سچے کو بھی جھوٹا سمجھ کر رد کر دیں۔ اور ایمان کی موت سے محروم ہو کر اس حدیث کے مطابق جاہلیت کی موت مر جائیں جس میں فرمایا کہ

ــــ ”جس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مر گیا“
اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ایسی موت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اخبارِ قادیان

○ ــــ محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی جی پولیس بہار اپنے مرحوم بھائی مکرم سید اختر احمد صاحب اور بیوی کا تابوت لے کر مورخہ ۲ کو قادیان پہنچے اور اُسی روز تدفین عمل میں آئی۔ تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

○ ــــ مکرم سید جعفر علی صاحب آف امریکہ (متوطن حیدر آباد) جو گذشتہ دنوں اپنے بعض عزیزوں کے ہمراہ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے۔ مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۷ء کو اپنے عزیزوں کے ہمراہ واپس تشریف لے گئے۔

قادیان ۴ اپریل آج دوپہر کے وقت محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور محترم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ مسجد احمدیہ سری نگر کی تعمیر جدید کے ابتدائی انتظامات کرنے کے لئے سری نگر تشریف لے گئے۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ جو سات سال سے بیمار ہیں، جلسہ سالانہ سے بار بار زیادہ بیمار ہوتی جا رہی ہیں۔ اور ہر بار مرض میں زیادہ شدّت ہو جاتی ہے۔ احباب دعائوں سے امداد فرمائیں۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین قادیان

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ جماعت احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ایس کے اختر حسین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے کی۔ مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔

بعدہٗ مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب کے ساتھ سب نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔

پہلی تقریر مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے جلسہ کی غرض و غایت پر کی۔ دوسری تقریر مکرم منصور احمد صاحب نوجوان نے قرآن کریم کی رو سے وفات مسیح ناصریؑ کو ثابت کیا۔

بعدہٗ مکرم میر سراج الحق صاحب نے نظم پڑھی۔

تیسری تقریر مکرم محمد عثمان صاحب کی تھی موصوف نے آخری زمانہ کی علامات مختلف کتب سے بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کیا۔ چوتھی تقریر مکرم مسعود احمد صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر کی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے قرآنی آیت "وما قتلوہ وما صلبوہ" کی تشریح کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج وفات مسیح ناصریؑ کے بارہ میں پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں دونوں مسیحوں کے حلیوں کو بیان کر کے بتایا کہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو وجود الگ الگ ہیں اور آنے والا امت محمدیہ میں سے ہی آنے والا ہے۔ اور وہ عین وقت پر قادیان کی بستی میں ظاہر ہو چکا ہے۔

آخر پر خاکسار نے وفات محترم سید مدار صاحب کے بارے میں تعزیتی قرارداد پیش کی اور بعد دعا یہ بابرکت جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ۔

۲۔ سملیہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید (جو اپنے دورہ کے سلسلہ میں اسی دن سملیہ پہنچ گئے تھے) کی زیر صدارت بعد نماز مغرب منعقد کیا گیا۔

تلاوت قرآن پاک مکرم قمر الہدیٰ صاحب نے کی اور نظم مکرم نثار احمد صاحب نے پڑھی اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت بیان کرتے ہوئے حضورؑ کی تعلیم کشتی نوح میں سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم صدر مجلس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بیان کر کے جماعت کو نیکیاں بجا لانے کی تلقین کی۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں مکرم مسلم احمد صاحب نے شیرینی تقسیم کی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ شمس الحق خان معلم سملیہ۔

۳۔ کلکتہ

مورخہ ۲۷ مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام نہایت شان و عقیدت کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترم الحاج میاں محمد حسین صاحب نے ادا فرمائے۔ خاکسار کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب باقی نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم فیروز الدین صاحب انور۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹکی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضورؑ کی صداقت۔ اور حضورؑ کے ذریعہ عظیم الشان روحانی انقلاب کے عنوانات پر علی الترتیب تقاریر کیں اور حضور علیہ السلام کے قیمتی اور روح پرور اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے لمبی دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں کثیر تعداد میں احباب کے علاوہ ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات نے بھی شرکت کی اور نہایت انہماک سے کارروائی کو سماعت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

۴۔ سکندرآباد

الحمد للہ جماعت احمدیہ سکندرآباد نے ۲۷ مارچ مسجد احمدیہ اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا۔

مکرم محمود احمد صاحب کلیم کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جلسہ نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی تقریر جو آپ نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء پر بعنوان "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" فرمائی تھی اخبار بدر سے پوری پڑھ کر حاضرین کو سنائی۔ اس کے بعد محترم مولوی سراج الحق صاحب نے مختلف واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسولؐ کو بیان فرمایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کی سادگی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے بعض مرکزی اعلانات سنائے اور مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

مستورات بھی برعایت پردہ شریک رہیں۔

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تعلیم سکندرآباد

۵۔ شاہجہانپور

مورخہ ۲۵ مارچ بعد نماز عشاء "احمدی اینڈ کو" میں جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم عزیز عبد الباسط صاحب نے کی۔ اور نظم عزیز ادریس احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعت نے سیرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی آخر میں خاکسار نے پیشگوئی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ظہور اور حضرت مسیح موعودؑ کے پر عظمت کارناموں کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ برعایت پردہ مستورات بھی شریک جلسہ ہوئیں۔

خاکسار۔ عبد الحق فضلی مبلغ شاہجہانپور۔

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل جماعتوں سے بھی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

(۱)۔ جماعت احمدیہ کیرنگ۔ (۲) حیدرآباد۔ ایڈیٹر بدر

مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ کی وفات

اور جماعت احمدیہ شیموگہ کی طرف سے اظہار تعزیت

افسوس! محترم جناب سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء صبح ½۶ بجے شیموگہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ شیموگہ نے مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد منظور کی کہ محترم جناب سید مدار صاحب مرحوم الحاج حضرت میر کلیم اللہ صاحب کے فرزند اکبر تھے۔ نہایت خلیق۔ ملنسار۔ صاف دل۔ مہمان نواز صاف گو اور سادگی پسند تھے۔ اور حضرت الحاج میر کلیم اللہ صاحب کی ضعیفی کی بنا پر آپ نے ایک عرصہ تک نائب صدر کی حیثیت سے جماعت کے فرائض باحسن طریق سرانجام دیئے۔ اور ۱۹۷۰ء میں سابق صدر صاحب کی وفات پر آپ صدر جماعت منتخب ہوئے اور آخر وقت تک اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ صدر منتخب ہونے سے قبل ۱۹۶۹ء میں مکرم میر عبد الجلیل صاحب کی وفات پر عہدہ سیکرٹری مال پر کام کیا۔ آپ کی اس کارکردگی کی وجہ مرکز نے تین صد روپیہ سالانہ گرانٹ دینا منظور کیا۔ مرحوم مرکز کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے احباب میں اس کا اعلان فرما کر سب سے پہلے اپنا عملی نمونہ پیش کرتے رہے۔

مرحوم کی دینی خدمات کا احاطہ بہت وسیع ہے۔ مگر جو کام آپ نے دو ماہ قبل بسواپٹن کی مذہبی کانفرنس میں سرانجام دیا وہ سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے جس کی تفصیل اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے۔

الغرض مرحوم سلسلہ احمدیہ کے فدائی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد کے سچے عاشق اور ان سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ مرکز سے آنے والے مبلغین کرام و انسپکٹران کی بہت عزت کرتے اور ان کی خاطر و مدارات و مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ شیموگہ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

قسط اوّل

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت سنہ ۱۹۷۶ء

معیار - اوّل - دوم - سوم

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سنہ ۱۹۷۶ء میں ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کا عمر کے مطابق اور نصاب کے مطابق دینی امتحان لیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ چونکہ قادیان کی ناصرات الاحمدیہ کا دینی نصاب زیادہ تھا اس لئے ان کی پوزیشن بھی علیحدہ نکالی گئی ہے۔ اور بیرون ناصرات کا آپس میں مقابلہ رکھا ہے۔ معیار اوّل۔ کی قادیان کی کل ۳۲ لڑکیوں نے امتحان دیا جس میں سے ۳۰ کامیاب ہوئیں۔ بیرون ۵ ناصرات کی ۱۲ لڑکیوں نے امتحان دیا اور الحمدللہ سب کامیاب ہوئیں۔ معیار دوم۔ میں قادیان کی ۲۵ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں جس میں سے ۲۴ کامیاب ہوئیں۔ ۶ بیرون ناصرات کی ۲۶ لڑکیوں نے امتحان دیا جس میں سے ۲۵ کامیاب ہوئیں۔ معیار سوم۔ کی ہر ناصرات کا مقامی طور پر صدر لجنہ نے خود زبانی امتحان لیا۔ پرچہ مرکز سے بھجوایا گیا تھا اس لئے ہر ناصرات کی اوّل۔ دوم۔ سوم پوزیشن نکالی گئی ہے۔ معیار سوم میں کل ۷۶ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں جس میں سے ۶۸ پاس ہوئیں۔

معیار اوّل۔ دوم۔ سوم۔ میں اوّل، دوم، سوم آنے والی بچیوں کے ساتھ پوزیشن لکھ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی امتحانوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بچیوں کے انعامات اور سندات انشاء اللہ جلد بھجوا دی جائیں گی۔

نوٹ:۔ سنہ ۱۹۷۷ء کا نصاب ہر ناصرات کو بھجوا دیا گیا ہے۔ نگران ناصرات عمر کے لحاظ سے بچیوں کے گروپس بنا کر نصاب کے مطابق تیاری کروائیں۔ اگر کسی لجنہ کو نصاب نہ ملا ہو تو فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ انکو جلد نصاب بھجوا دیا جائے۔ امتحان انشاء اللہ ماہ اگست کو ہوگا۔

خاکسارہ۔ سہیلہ محبوب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ بھارت

معیار اوّل

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الہادی		۷۲/۱۰۰
۲	″ عائشہ بیگم		۷۰
۳	″ امۃ الحفیظ		۵۱
۴	″ امۃ الباسط		۴۲
۵	″ زینب نسرین		۶۰
۶	″ شوکت النساء		۶۳
۷	″ امۃ الرشید		۶۲
۸	″ ناصرہ بیگم ظہور		۴۹
۹	″ فرخندہ بیگم		۷۳
۱۰	″ ناصرہ بیگم احمد حسین صاحب		۶۳
۱۱	″ امۃ المجید		۴۵
۱۲	″ منصورہ بیگم		۳۴
۱۳	″ امۃ القدیر شاکرہ		۳۳
۱۴	″ بشریٰ پروین		۵۶
۱۵	″ نادرہ نسرین		۵۱
۱۶	″ نعیمہ بشریٰ		۶۵
۱۷	″ امۃ الوحید بشریٰ		۴۷
۱۸	″ شمیم اختر محمد حسین صاحب		۵۸
۱۹	″ شمیم اختر مستری منظور صاحب		۸۶
۲۰	″ سلیمہ شہناز		۳۶
۲۱	″ نصیر النساء		۷۴
۲۲	″ امۃ الرؤف	اوّل	۹۱
۲۳	″ شمیم اختر گیانی	سوم	۸۸
۲۴	″ امۃ الجمیل		۴۷
۲۵	″ رفعت سلطانہ ہاشمی		۳۴
۲۶	عزیزہ امۃ الشکور ڈوگر		۹۰/۱۰۰
۲۷	″ منصورہ عصمت		۵۳
۲۸	″ مجیدہ نصرت		۶۰
۲۹	″ ناصرہ بیگم حافظ آبادی		۶۴
۳۰	″ امۃ القدوس		۶۷

رانچی

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ افشاں احمد		۴۲
۲	″ درخشاں احمد		۴۶

شیموگہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ فضل النساء	اوّل	۸۶
۲	″ امۃ الرشید	سوم	۶۹

کرڈاپلی

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ منصورہ بیگم		۵۰
۲	″ مصلح خاتون		۵۸
۳	″ زینب بیگم		۵۹

پینگال

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ شاہدہ بیگم		۶۰
۲	″ پیاری بیگم		۷۰
۳	″ شفیرہ بیگم		۴۶

امروہہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ انیس احمد	دوم	۷۵
۲	″ مہتاب احمد		۶۶

معیار دوم

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ راشدہ پروین عارف		۳۶/۱۰۰
۲	″ امۃ الحمید		۴۰
۳	″ امۃ الحفیظ		۵۴
۴	″ امۃ الحفیظ حافظ آبادی		۴۷
۵	″ راشدہ روشن		۵۴
۶	″ امۃ الوہاب		۵۰
۷	″ محمودہ پروین		۶۵
۸	″ بشریٰ صادقہ		۶۷
۹	″ امۃ المنان		۵۱
۱۰	″ طلعت شاہین		۴۹
۱۱	″ امۃ الباری		۷۹
۱۲	″ امۃ العزیز فتح محمد صاحب		۷۷
۱۳	″ مبارک طیبہ		۳۷
۱۴	″ شوکت منورہ		۷۳
۱۵	″ سنیرہ صادقہ		۳۳
۱۶	″ امۃ النصیر		۴۰
۱۷	″ مبارکہ بیگم		۵۲
۱۸	″ نصیرہ سلطانہ		۳۳
۱۹	″ ملکہ منیرہ		۳۸
۲۰	″ طیبہ مبارکہ		۸۵
۲۱	″ طاہرہ شوکت	دوم	۹۱
۲۲	″ راشدہ سلطانہ		۵۶
۲۳	″ امۃ الباسط		۴۶
۲۴	″ امۃ الشکور ننگلی		۷۵
۲۵	″ عارفہ سلطانہ		۶۵
۲۶	″ ریحانہ متین		۴۶
۲۷	″ بشریٰ ربانی		۷۴
۲۸	عزیزہ قمر النساء	سوم	۸۷/۱۰۰
۲۹	″ فریدہ عفت		۵۲
۳۰	″ امۃ الحی		۴۴
۳۱	″ طاہرہ مبارکہ		۵۶
۳۲	″ علیمہ زمرد		۷۸
۳۳	″ مریم صدیقہ	اوّل	۹۲
۳۴	″ طلعت بشریٰ		۳۳
۳۵	″ جمیلہ بیگم		۳۳
۳۶	″ زبیدہ خانم		۸۰
۳۷	″ رضیہ بیگم		[illegible]
۳۸	″ حمیدہ خانم		[illegible]
۳۹	″ حسنیٰ صادقہ		[illegible]
۴۰	″ فریدہ بیگم پونچھی		[illegible]
۴۱	″ مبشرہ شوکت		۶۷

یادگیر

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ عائشہ بیگم		۸۱
۲	″ سارہ خاتون		۷۲
۳	″ امۃ الحکیم		۹۰
۴	″ امۃ الوسیم	سوم	۸۵
۵	″ امۃ القدوس	اوّل	۹۳
۶	″ سراج النساء		۸۳
۷	″ قمر بانو		۵۹
۸	″ ممتاز بیگم		۴۷
۹	″ ام ہانی فیض احمد صاحب		۷۸
۱۰	″ صفیہ بیگم فیض احمد ″		۴۶

شیموگہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ قمر النساء	دوم	۸۷
۲	″ بشریٰ بیگم فیض احمد صاحب	دوم	۸۷
۳	″ بدر النساء		۸۰
۴	″ گلناز بیگم		۷۵

سکندر آباد

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ نزہت بانو		۳۳
۲	″ مسرت جہاں زریں		۴۴
۳	″ رضیہ بیگم		۳۵
۴	″ شفیقہ بانو		۳۴

کرڈاپلی

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ صالحہ خاتون		۴۲
۲	″ امۃ القدیر		۴۱
۳	″ شاہدہ بیگم		۳۹

پینگال

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ منیرہ بیگم		۳۶

امروہہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ مشاہدہ خاتون		۶۲
۲	″ بدر جہاں		۶۸
۳	″ سعیدہ پروین		۶۰

(باقی آئندہ)

ایک حقیقت افروز موازنہ — (بقیہ صفحہ ۲)

اب اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اہل اسلام کی ساری دنیا میں پھیلی ہوئی آبادی اور اس کی طرف سے پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کا تصور کریں تو یہ بات ماننی پڑے گی کہ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کوئی ایک ساعت بھی ایسی نہیں گزرتی جبکہ دنیا میں کسی نہ کسی مقام پر کوئی مسلمان نماز ادا نہ کر رہا ہو۔ اس طرح وہ لازمی طور پر قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہوگا جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جو رات اور دن کی تمام ساعات میں پڑھی جاتی ہے کسی ایک ساعت کا بھی وقفہ نہیں ہوتا۔ اس کثرت سے پڑھے جانے کی نظیر بائبل کی طرف سے کیونکر پیش کی جاسکتی ہے — ؟؟

اسی طرح یہ بات بھی ایک ناقابل تردید حقیقت کا رنگ رکھتی ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ الحاد و بے دینی کی تحریکات نے دنیا کے عام رجحان کو مذہب سے بہت دور کر دیا ہے اور آج کا ترقی یافتہ انسان باوجود بلند بانگ دعویٰ علمی ترقی کے، اخلاقی قدروں سے عاری ہوتا جانے کے سبب حیوانیت سے زیادہ قریب ہو رہا ہے اور حقیقی انسانیت سے بہت دور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے وقت میں یہ مذہب ہی ہے جو انسان کو پھر سے اخلاقی لباس پہنا کر حیوانیت سے نکال کر انسانیت کے دائرہ میں لا سکتا ہے۔ اور مذہب بھی وہ جو مذہب کی صحیح اور حقیقی نمائندگی کرتا ہو۔ محض لفظی دعووں کی بناء پر نہیں بلکہ اس کے نتائج اور ثمرات کے معقولی دلائل کے ذریعہ۔ ایسا حقیقی مذہب صرف اور صرف اسلام ہی ہے جس کی نمائندگی کا فی زمانہ احمدیہ جماعت کو فخر حاصل ہے۔

خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے دین اسلام کی روحانی سربلندی اور اس کی مذہبی اور دینی قوت و شوکت ساری دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے حسب وعدہ ایک حامی دین متین کو امام مہدی و مسیح موعود کے طور پر قادیان کی بستی سے کھڑا کر دیا!

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آج سے ۹۰ سال پہلے اس عظیم مجاہدہ کا آغاز فرمایا جس کے نتیجہ میں دین اسلام کو دیگر مذاہب بالخصوص حاملین بائبل کے مقابل پر حقیقی مذہب کے طور پر پیش کر کے دکھا دیا۔ آپؑ نے مسیحی مذہب کی اندرونی و بیرونی خامیوں کی دلائل قویہ کے ساتھ نشاندہی کی۔ اور ساتھ ہی قرآن کریم کی خوبیوں اور اس کے کمالات کو براہین قاطعہ کے ساتھ بڑی شرح و بسط کے ساتھ با دلائل بیان کیا۔ اس سلسلہ میں آپؑ نے تمام اہل مذاہب کو دلائل کے میدان میں اپنی مذہبی کتابوں کے حوالہ سے قرآن کریم کا مقابلہ کر کے دکھانے اور اس میں کامیاب ہونے کی صورت میں بہت بڑا انعام دیئے جانے کا چیلنج دیا۔

اگرچہ آپ کا یہ چیلنج مذہبی دنیا کے لئے ایک تہلکہ مچا دینے والا اور حقیقت پسندانہ مذہبی بحث کے لئے ایک آسان اور فیصلہ کن طریق تھا۔ مگر کسی کو مقابل پر آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ آپؑ نے اپنی جماعت میں قرآن پاک کے ساتھ ایسا دلی لگاؤ اور عشق و محبت پیدا کر دی کہ ہر سچے احمدی مسلمان کو قرآن کریم کے حسن ذاتی کا گرویدہ بنا کر اس کی تاثیرات سے مستفید ہونے کے لئے اس کا مسلسل مطالعہ کرنے اور اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر کرتے رہنے کو اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ قرار دیا۔

اس میں شک نہیں کہ اس دور تنزل میں بھی عامۃ المسلمین میں قرآن کریم پڑھنے والوں کی تعداد بمقابلہ بائبل پڑھنے والوں کے اس قدر زیادہ ہے کہ اس کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ لیکن ایک برگزیدہ وجود کی جماعت ہونے ہوئے احمدیہ جماعت اس بارہ میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے یہاں چھ سال کا بچہ بھی قرآن کریم ناظرہ فرفر پڑھنے لگتا ہے۔ اور احمدیہ جماعت میں تو اس کا عام رواج ہے کہ ہمارے ۸۰ فیصد بچے اپنی نوعمری ہی میں قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور ہر گھر میں صبح کے وقت بالخصوص اور دوسرے اوقات میں بالعموم قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اس کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے سکھانے کا روحانی پروگرام باقاعدگی سے چلتا ہے۔

مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی کے عہد خوشتر سے نوعمر بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن کی ایجاد ہوئی۔ یہ وہی قاعدہ ہے جسے اس وقت عالمگیر مقبولیت حاصل ہو چکی ہے۔ نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت مسلمان بھی اسی قاعدہ سے اپنے بچوں اور مبتدیوں کو قرآن پاک کی تعلیم کا بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں اس کے پہلو بہ پہلو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام خلفاء نے قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف ہمیشہ ہی خصوصی توجہ فرمائی اور اس وقت بھی خلافت ثالثہ کی اہم روحانی تحریکات میں سرفہرست دنیا کے ہر خطہ میں جہاں بھی احمدی احباب موجود ہیں قرآن کریم کے بکثرت پڑھنے پڑھانے کا محبوب اور روح پرور انتظام موجود ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تحریک کے نتیجہ میں دنیا کی زیادہ سے زیادہ آبادی کو قرآنی انوار سے منور کرنے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس پروگرام میں حصہ لینے والوں کی مساعی میں برکت ڈالے اور دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ:

" نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم — " (کشتی نوح ص ۱۳)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کی شائع کردہ

تبلیغی کتب

(1) Entract from Holy Quran and saying of the Holy Prophet a real encyclopadia (13th edition) (2) Teachings of Islam in Marathi (3) Promised Divine Messenger for all Man Kind. (His claims and teachings in his own words.) (4) 3000 Precious gem selected from the world best leterature invaluable treasure for all Man Kind (5) A challenge to all nations of the Globe with rewards of Rs 1,50,000 (6) Divine teachings regarding peace and happiness. (7) All about Jesus Christ (Peace be on him.)

خط و کتابت کا پتہ:-

YUSUF AHMED ALLADIN

ALLADIN BUILDINGS, SAROJINI DEVI ROAD.

SECUNDERABAD

(A-P)

CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

Phones: 52325/52686-P.P

ویراٹ

پائیدار اور بہترین ڈیزائین پر۔

لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل

زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز:- چپل پروڈکٹس کانپور

(مکھنیا بازار - ۲/۲۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY

MADRAS — 600004.

Phone: 7636.

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے اُمراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پاس ڈاکٹر صاحبان' جو سرجری کا بھی تجربہ رکھتے ہوں' کے پتہ جات اور کوائف سے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

ضروری اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز کی تحریک کے مطابق ایک مخیّر دوست کی پیشکش پر احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد' قرآن مجید انگریزی کا ایک ایک نسخہ آندھرا اور کرناٹک اسٹیٹس کی جملہ لائبریریوں میں' محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے رکھوانا چاہتا ہے تاکہ غیر از جماعت دوست اس سے بہتر رنگ میں استفادہ کرسکیں۔

احباب جماعت صوبہ آندھرا و کرناٹک سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی لائبریریوں کے مکمل پتہ جات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کرکے مشکور فرمائیں تاکہ قرآن مجید بھجوانے میں سہولت ہو۔

حمیدالدین شمس۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ AHMADIA JUBLI HALL
احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج Afzul gunj
حیدرآباد (آندھرا پردیش) ۵۰۰۰۱۲ HYDERABAD-500012 (A.P)

مالی سال ختم ہو رہا ہے!

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰؍اپریل ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت و عہدہ داران و مبلغین کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمادیں اور کمی بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں۔

عہدہ داران مال اور مبلغین کرام ہر دہندہ اور بقایا دار کے پاس پہنچیں اور انہیں مالی قربانی اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمادیں تاکہ اُن کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور بشاشتِ قلبی سے وہ اپنی کوتاہیوں کا انسداد کرسکیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

موصی صاحبان توجہ فرمائیں!

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰؍اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے موصیان کی خدمت میں چندہ حصہ آمد اور بقایا جات کی ادائیگی کے بارے چٹھیاں لکھی جارہی ہیں۔ موصی حضرات اپنے چندہ جات حصہ آمد اور بقایا سابقہ (اگر ہو تو) ۳۰؍اپریل سے قبل داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرادیں تاکہ اس سال کے حساب میں محسوب ہو کر اگلے سال بقایا نہ نکالا جائے۔

دفتر ہذا کوشش کرتا ہے کہ سب موصیوں کو (سوائے ایسے موصی صاحبان کے جو باقاعدگی سے اپنا چندہ ادا کر رہے ہیں) چٹھیاں لکھ دے۔ تاہم اگر کسی موصی کو چٹھی نہیں بھی ملتی تب بھی وہ اپنا حساب ۳۰؍اپریل تک بے باق کردے ٭

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دُعا:- خاکسار اس سال P.U.C کا امتحان دے رہا ہے۔ مورخہ ۲۷؍اپریل سے امتحان شروع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: ادریس احمد خان۔ نوشہرہ منی (کشمیر)

عطیہ دہندگان دریاں و پردہ جات برائے مرکزی مساجد قادیان

اخبار بدر مجریہ ۲۴؍مارچ ۱۹۷۷ء میں عطیہ دہندگان کی فہرست شائع ہوچکی ہے۔ مکرم اللہ دتہ صاحب جلنگھم۔ انگلینڈ نے مرکزی مساجد قادیان کے لئے پانچ دریوں کا انتظام فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ ان کے رزق۔ ایمان و اخلاص اور عمر و صحت میں برکت دے۔ آمین ٭

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار بدر کی ناقص طباعت پر معذرت

بعض احباب و قارئین بدر کی طرف سے اخبار کی ناقص طباعت کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ جو درست ہیں۔ لیکن یہ ایک مجبوری اور وقتی بات ہے۔ جب فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں جاری ہوا تو دو غیر مسلم کاریگر ہمارے اپنے نوجوانوں کو کام سکھانے کے لئے عارضی طور پر بلائے گئے۔ لیکن وہ اچانک ہی کام چھوڑ کر چلے گئے۔ اب ہمارے اپنے ہی نوجوان کام چلا رہے ہیں۔ اس طرح طباعت کی بہت سی خامیوں کا رہ جانا لازمی امر ہے۔ افسوس ہے کہ اس وجہ سے احباب اور قارئین کرام کو بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ مگر یہ بسبب حالات کی مجبوری ہے۔ بایں ہمہ ہمارے نوجوان تندہی سے کام سیکھ رہے ہیں اور امید ہے کہ جلد ہی پیش آمدہ دقتوں پر قابو پالینے کے قابل ہو جائیں گے۔ احباب دُعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت و عافیت سے رکھے اور وہ جلد سے جلد بہتر کام کرنے کے قابل ہو جائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا ۱۳واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۶ و ۱۷؍شہادت (اپریل) ۱۳۵۶ہش / ۱۹۷۷ء

مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ:-

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا تیرہواں (۱۳) جلسہ سالانہ' بتاریخ ۱۶ و ۱۷؍شہادت ۱۳۵۶ہش مطابق ۱۶ و ۱۷؍اپریل ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ مطلع رہیں۔ اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دُعا فرماتے رہیں ٭

درخواست دُعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز ارادت احمد امسال پری میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے۔ یکم اپریل سے امتحان شروع ہوچکا ہے۔ احباب کرام عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: سعادت احمد جاوید قادیان۔

ولادت

مورخہ ۲۶؍۳؍۷۷ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزہ بشریٰ صادقہ اور مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب گوجرانوالہ (پاکستان) کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کا نواسہ اور مکرم خواجہ عبداللطیف صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادمِ دین بنائے۔ آمین

(ایڈیٹر بدر)